سوال

(204)استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب کسی آدمی کے پاس حج کرنے کےلیے زادراہ موجود ہو تو کیا اس پر حج فرض ہو جاتا ہے اور اگر رقم موجود ہونے کے باوجود حج نہ کرے تو گناہ گار ہو گا یا نہیں؟ (سائل ابوہاشم خلیل، لاہور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حج دین اسلام کا ایک رکن ہے اور صاحب استطاعت پر فرض ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

"اور لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو بیت اللہ تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے اور جو کوئی اس حکم کی پیروی کا انکار کرے تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔" (آل عمران 3/97)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کی طرف جانے کی طاقت ہو تو حج کرنا۔" (صحیح مسلم، مشکوۃ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا :

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کر دیا ہے پس تم حج کرو، ایک آدمی نے کہا، کیا ہر سال اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ اس نے یہ کلمہ تین بار کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو حج ہر سال واجب ہو جاتا اور تم اس کی طاقت نہ رکھتے۔" (مسلم)

ان آیات واحادیث صریحہ سے معلوم ہوا کہ صاحب استطاعت پر عمر میں ایک بار حج فرض ہے، امام ابن قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ صاحب استطاعت پر عمر میں ایک مرتبہ حج واجب ہے۔"

"مَن استَطاعَ اِلَيہِ سَبِیلًا" کی تفسیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے "الزادوالراحلۃ" یعنی سفر اور سواری مروی ہے"۔ (ابن کثیر 1/414)

اس سے معلوم ہوا کہ جس آدمی کے پاس سامان سفر اور سواری کا انتظام موجود ہو اس پر حج فرض ہے اور جو آدمی طاقت کے باوجود حج نہ کرے وہ ایک فرض کا تارک ہے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جو آدمی حج کی طاقت رکھنے کے باوجود حج نہ کرے برابر ہے اس پر خواہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔ " (تفسیر ابن کثیر، ابن ابی شیبہ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

تفہیمِ دین

کتاب الحج، صفحہ:263

محدث فتویٰ